سلسلہ سیفیہ کا ارتقاء وعقائد اور خاص اذکار وکتب کا تعارف

The evolution of the Saifiyah order, its beliefs, and the introduction of special books of remembrance

Mufti Shahid Nawaz Shahzli

PhD Scholar, Department of Islamic Studies
Imperial College Of Business Studies Lahore.

Email : muftishahidnawaz@gmail.com

To cite this article:

1.Mufti Shahid Nawaz Shahzli , Jan – June Vol.6 Issue .1(2025) Urdu *Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research*, *6*(1) 60 -74 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

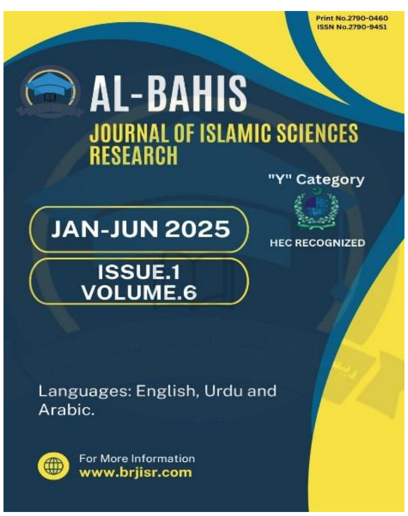

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

سلسلہ سیفیہ کا ارتقاء وعقائد اور خاص اذکار وکتب کا تعارف

The evolution of the Saifiyah order, its beliefs, and the introduction of special books of remembrance

Abstract

The ecstatic and charismatic personality of Hazrat Saifur Rahman has emerged as a unique figure in the contemporary spiritual and Islamic environment. His followers number in the millions. And his style of training and method of teaching are unique. And very few people escape its impact. But one thing is becoming a reality: Hazrat Saifur Rahman's selfless struggle, continuous struggle and asceticism have broken the halo of the effects of all negative forces And in the same way, while fueling the mission of spirituality and advancing it very rapidly, in a very short period of time, they succeeded in expanding their circle of devotion and the chain of Faizan Tarbiyah not only across the length and breadth of Pakistan but also to foreign countries.

The number of people associated with the chain is in the millions, who continue to share and return the charisma of their Faizan spirituality on this path and spread spiritual inspiration or immersion in the environment The Saifiya order, founded by Hazrat Saif-ur-Rahman, is dominated by the Naqshbandiyya order, while the stages of the Qadriya, Chishtia, and Suhrawardiya order are also followed in the path of Saluk. The reason why their followers are called Saifiya is because of the blessed name of Saif-ur-Rahman. The research under review has identified a need to examine the growing trend of people towards the Naqshbandi-e-Saifiyya order and highlight the adherence to Sharia and Tariqa of those associated with this order.

Key words: The evolution of the Saifiyah order, its beliefs, and the introduction of special books of remembrance.

سلسلہ سیفیہ کا تعارف

ایک معروف سلسلہ سیفیہ کوئی نیا سلسلہ نہیں بلکہ یہ سلسلہ طریقت کا ایک اضاضی تعارفی لقب ہے جو بانی سلسلہ حضرت آخوندزادہ سیف الرحمن مبارک کی نسبت سے لیا گیا ہے۔ یہ صرف شناخت کے لیے استعمال ہوتا ہے دراصل یہ سلسلہ نقشبندیہ کی ہی ایک عظیم شاخ ہیں اس میں غالب سلسلہ نقشبندیہ ہے جب کہ سلوک کی منازل میں سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کی بھی منازل طے کروائی جاتی ہیں۔

بانی سلسلہ کا نام اخوندزادہ سیف الرحمن بن حافظ قاری سرفراز خان ہے آپ تصوف میں سلسلہ سیفیہ کے بانی ہیں جو اہلسنت والجماعت کے حنفی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں کئی غیر مسلموں نے آپ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔ان کے نام کی نسبت سے ان کے پیروکاروں کو سیفی کہا جاتا ہے یہ وہ سلسلہ تصوف ہے جس میں اتباع سنت کی پیروی پر بہت زور دیا جاتا ہے جبکہ لطائف جیسے قلب، روح، سر، خفی، اخفاء نفسی قالبی کی تعلیمات کے دوران ذکر خفی سے وجد کی کیفیات کا ظاہر ہونا جس سے جسم کانپتا ہے مختلف آوازیں نکلتی ہیں یہ اس سلسلہ کی خاص علامات ہیں۔

بالکل درست ! سیفیہ، نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کے بہت سے مشائخ ایسے ہیں جو ان چاروں سلاسل کی مکمل اجازت وخلافت رکھتے ہیں اور اپنے مریدین کو درجہ بدرجہ اسباق سکھاتے ہیں۔ خلافت مطلق انہی کو ملتی ہے جو چاروں سلاسل کے تمام اسباق مکمل کریں، اور سند خلافت یافتہ خلفاء کی تعداد 40 یا 50 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ پاکستان اور دیگر ممالک میں لاکھوں مریدین اور ہزاروں خلافت یافتہ خلفاء موجود ہیں۔[1] آپ کی ولادت 1344 ہجری بروز سوموار ۲۰ محرم الحرام اور عیسوی تقویم کے اعتبار سے 10 اگست 1925 کو افغانستان کے صوبہ ننگرہار کے ضلع کوٹ، تحصیل قلہ وال، گاؤں باباکلی ارچی میں ہوئی۔[2] سلسلہ سیفیہ جس کے بانی حضرت سیف الرحمن ہیں اس میں غالب سلسلہ نقشبندیہ ہے جب کہ سلوک کی منازل میں سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کی بھی منازل طے کروائی جاتی ہیں۔ان کے سالکین کے سیفی کہلانے کی وجہ سیف الرحمن کا اسم مبارک ہے۔ آپ کا وصال 2010ء میں ہوا اور آپ کا مزار فقیر آباد لاہور میں ہے۔

آپ کی ذات کو کثیر القابات سے جانا گیا جس میں امام الشریعت، شیخ الطریقت مقتدائے اہل سنت، صاحب حجت قاہرہ، موید ملت ظاہرہ، مجمع السعادت، مقتدائے صوفیاں، امام العرفاء۔ آپ کی معرفت آخوندزادہ ایک لقب ہے جو استاد یا معلم کے بیٹے کے لیے بولا جاتا ہے یہ پہلے وسطیٰ اشیاء میں علماء کے لیے کہا جاتا ہے۔ جس سے مراد ایک مخصوص دینی منصب ہوتا تھا۔ تاریخ الاولیاء میں ابوالاسفار علی محمد البلغی تحریر کرتے ہیں۔ یہ لفظ فارسی میں آخوند تحریر کیا جاتا ہے اور افغانی زبان میں اسے اخون کہتے ہیں جو کثرت استعمال سے آخوند سے آخند ہو گیا۔[3] اب آپ کی نیابت محمد سعید حیدری السیفی آپ حضرت کے فرزند اکبر ہیں شیخ الحدیث اور شیخ الفقہ کے منصب پر فائز ہیں حضرت سیف الرحمنؒ کے وصال کے بعد آپ ہی جانشین بنے۔

بانی سلسلہ سیفیہ کا واضح اور من گھڑت باتوں کا رد:

تمام مسلمانان عالم بالخصوص مسلمانان پاکستان کی اطلاع کے لیے ایک ضروری وضاحت پیش خدمت ہے کہ فقیر اخندزادہ سیف الرحمن المعروف پیر ارچی بحمد اللہ مذھباً سنی، حنفی مسلمان ہے اور طریقت میں سلاسل اربعہ یعنی نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کا تابع ہے۔ اس طرح یہ فقیر مذہب میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا مقلد اور طریقت میں حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مرید ہے۔[4] کچھ وقت پہلے بعض لوگوں نے اہل سنت وجماعت کی عظمت اور میری پہچان سے حسد کرتے

---

[1]- http:sunniforum.net/showthread.php?t=137(9:45 PM July, 2018)

[2]۔ محمد ایوب، مجموعہ مناقب امام خراساں، لاہور: السیف فاؤنڈیشن، ۲۰۱۶، ص ۱۱

Muhammad Ayub, Collection of Manaqib Imam Khorasan, Lahore: Al-Saif Foundation.2016 A.H , pg 11

۔ احمد حسن ، مینارہ نور، مشمولہ: ماہنامہ السیف الصارم، اداریہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان

[3] لاہور: فروری ۲۰۰۹، ص ۲۳

Ahmed Hassan, Menara Noor, included in: Monthly Al-Saif Al-Sarim, Muhammadiya Saifiya Editorial, Ravi Rayan Lahore: February 2009 A.H , pg 23

[4]۔ سیف الرحمن، سیف الرحمن مبارک کا پیغام علماء مشائخ اہلسنت کے نام، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ، ۲۰۰۸، ص ۲

Saif-ur-Rehman, Message of Saif-ur-Rehman Mubarak to the Scholars and Shaykhs of Ahle Sunnah, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya,2008 A.H , pg 2

ہوئے میڈیا میں افواہیں پھیلائیں کہ پیر سیف الرحمن نے کوئی نیا دین، یعنی "سیفیہ" متعارف کروایا ہے۔ حقیقت میں "سیفیہ" کسی مذہب کا نام نہیں، بلکہ ہمارے سلسلہ طریقت کی ایک پہچان ہے، جو میرے چاہنے والے شناخت کے لیے استعمال کرتے ہیں، جیسے باقی سلاسل والے اپنا نام لیتے ہیں۔

الحمدللہ! میں، میرے خلفاء اور تمام مریدین باعمل سنی مسلمان ہیں، جو کسی بھی قسم کی غلط بات کرے کہ سیفیہ الگ مذہب ہے وہ فساد پھیلانے والا ہے اور سب مسلمانوں کو چاہیے وہ ان سے محتاط رہیں۔ علی ھذا القیاس جو شخص یہ کہے کہ میرا علم، نبی کے علم کے برابر یا زیادہ ہے وہ قطعی طور پر کافر ہے اور اس کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہے۔ نیز جو شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ جنگ بدر میں حضور ﷺ کی تلوار میں تھا اور میری وجہ سے حضور ﷺ کو فتح نصیب ہوئی وہ بھی صریحاً کافر ہے اور اس کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر ہے۔ میرے خلاف اخبارات میں شائع ہونے والے تمام الزامات قطعاً بے بنیاد اور علمی خیانت ہیں۔ یہ الزامات ایک مخصوص طبقہ لگا رہا ہے جو مشائخ اہلسنت کی شہرت سے ہمیشہ خائف رہا ہے۔ علماء اہلسنت سے درخواست ہے کہ کسی بھی موضوع پر اشتباہ رفع کرنے کے لیے جب بھی چاہیں فقیر سے رابطہ فرمائیں۔[5]

ازدواجی زندگی:

آپ نے کل سات نکاح کیے جب پہلی شادی کی تو بیوی کا انتقال ہو گیا پھر شادی کی۔ ایک کو طلاق دی آخر وقت آپ کے عقد میں چار ازواج تھیں۔ آپ کی اولاد میں 13 بیٹے اور 7 بیٹیاں شامل ہیں۔[6] اللہ تعالیٰ نے حضرت اخوندزادہ مبارک سیف الرحمن پیر ارچی کو نیک اور صالح اولاد سے نوازا۔ الحمدللہ آپ کی تمام اولاد علم دین کے زیور سے آراستہ و پیراستہ شریعت مطھرہ کی پابند، خدمت دین کے جذبے سے سرشار ہے۔۔ اس طرح سلسلہ طریقت میں شجرہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے شجرہ کو دیکھ کر ہی کسی سلسلے میں اتصال کو دیکھا جاتا ہے کہ سلسلہ میں کہیں انقطاع تو نہیں پایا جاتا فیض رسانی کے لیے شجرہ کا متصل ہونا ضروری ہے۔ آپ کے سوال کے مطابق، چاروں سلسلے (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) کی خلافت کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؓ یا حضرت ابو بکرؓ کے ذریعے مشائخ تک پہنچتا ہے، اور سیفیہ میں یہ سب سند کے ساتھ سیف الرحمن صاحبؒ سے جڑتا ہے۔ نقشبندیہ میں خلافت کی سند حضرت ابو بکر صدیقؓ سے چلتی ہے اور آج کل سیفیہ بھی اسی کی شاخ ہے۔ باقی تینوں سلاسل (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) میں خلافت کی زنجیر حضرت علیؓ سے مشائخ تک پہنچتی ہوئی سیف الرحمن تک 35 واسطوں میں ملتی ہے۔ شجرہ چشتیہ و سہروردیہ میں شروع کے تین واسطے حضرت حسن بصریؒ تک ملتے ہیں، جبکہ قادریہ میں یہ واسطے حضرت جنید بغدادیؒ تک جاتے ہیں۔ شجرہ چشتیہ آخری 18 واسطوں میں قادریہ سے مل جاتا ہے اور قادریہ آخری نو واسطوں میں سہروردیہ سے جڑ جاتا ہے اور پھر حضرت سیف الرحمن تک پہنچتا ہے۔ اس طرح چاروں سلاسل کی خلافت و بیعت، سند کے ساتھ حضرت سیف الرحمن صاحبؒ سے متصل مانی جاتی ہے۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن مجید اور کچھ سورتوں کا حفظ اپنے والد گرامی حضرت قاری سرفراز خان سے کیا جو خدا ترس اور نیک انسان تھے اور فقراء کے ساتھ بڑی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ جب آپ کی عمر ۱۳ سال برس ہوئی تو آپ کی والدہ انتقال کر گئیں اس کے بعد آپ نے حصول علم دین کے لیے پشاور کا رخ کیا اور یہاں چند علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ اس کے علاوہ کئی ماہرین اسرار و دقائق اور عارفین سے استفادہ کیا۔ بچپن میں آپ کے والد محترم آپ کو اپنے سلسلہ قادریہ کے پیر و مرشد حاجی محمد امین کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کا سلطان ہو گا۔ اس کی عظمت کے جھنڈے پوری دنیا میں لہرائیں گے یہ بات سو فیصد درست ثابت ہوئی۔ آپؒ کے والد گرامی کے پیر و مرشد حاجی محمد امین نے آپ کو اپنا لعاب دہن بھی عطا کیا۔ آپ نے حصول علم کے لیے افغانستان و ہندوستان (موجودہ پاکستان) کے مختلف شہروں میں سفر کر کے دینی علوم کی تحصیل

---

5 ایضا، ص 2

Ibid 2

6 ۔ تسنیم کوثر، قندیل نورانی فی مناقب امام خراسانی، ص ۲۴

Tasnim Kausar, Qandeel Noorani in Manaqib Imam Khorasani, pg 24

فرمائی۔ آپ نے 16 بڑے نقلیہ وعقلیہ علوم، ترجمہ قرآن مجید وتفسیر، علم صرف ونحو، علم فقہ، اصول فقہ، علم معانی وبیان، علم ریاضی وتاریخ، علم حکمت وفلسفہ، علم منطق وعقائد، علم تفسیر، اصول تفسیر، علم حدیث واصول حدیث میں استفادہ اور مکمل دسترس حاصل کی۔

بیعت وخلافت

آپ اس دور کے عظیم المرتبت استاد العلماء شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانیؒ کی شخصیت سے حد درجہ متاثر ہوئے۔ آپ نے ان سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت وذکر کی سعادت حاصل۔ یہ آپ کی پہلی بیعت تھی اسوقت آپ کی عمر 32 سال تھی 1318 ہجری میں حضرت شاہ رسول طالقانیؒ وصال پا گئے تو آپ ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ سے بیعت ہو گئے اور منازل سلوک طے کرنے لگے یہ آپ کی بیعت ثانی تھی۔ حضرت سمنگانی کے نہایت توجہ اور محنت ومحبت سے آپ کی تربیت کی ایک مرتبہ حضرت سمنگانی سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام مریدین آپؒ کے حوالے کر دیئے اور ان کی تربیت کی ذمہ داری آپؒ کو سونپی اس کے کچھ عرصہ بعد آپ مختلف علاقہ جات میں جا کر نشر معرفت اور اپنے شیخ حضرت سمنگانی کے مریدین کی تربیت کے لیے سخت محنت اور جدوجہد کرنے لگے اس پر حضرت سمنگانی نے آپ کو مطلق خلافت عطا کی آپ نے اُن کی خدمت میں تین سال گزارے۔

تبلیغ دین کے لیے سفر

آپ تبلیغ اسلام کے لیے افغانستان سے پاکستان آئے اور نوشہرہ میں مولانا عبدالسلام کے گھر قیام کیا۔ صاحب خانہ کا تقریباً سارا خاندان آپ سے بیعت ہو گیا اور یہاں رہ کر آپ طالبان حق کی تربیت فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضرت پیر صاحب اپنے مرشد مولانا محمد ہاشم سمنگانی کے حکم پر اپنے وطن دشت ارچی تشریف لے گئے اور وہاں معروفت خداوندی کے فروغ واشاعت کے لیے سر گرم ہو گئے۔ حضرت سمنگانی 1391ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے حضرت سمنگانی کی وصال کے بعد آپ حضرت طالقانی کے مزار پر حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ سہروردیہ کے ارشاد کی اجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وطن واپس تشریف لائے لوگ دور دراز سے علم وعرفان کے جام پینے کے لیے آپ کے پاس آنے لگے قندوز کے آس پاس کے علاقوں کابل، بخارا، ام البلاد ،بلخ، جور جان، قندھار، سمنگانی وغیرہ کے اضلاع میں آپ کے معتقدین ومریدن کی تعداد کافی بڑھ گئی۔ اس دوران مولوی عبدالسلام فاریابی نامی شخص آپ کی مخالفت کرنے لگا۔ آپ فاریاب گئے اور قندوز میں قیام کیا او مولوی عبدالسلام فاریابی کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ تین دن مسلسل انتظار کے باوجود فاریابی مناظرہ کے لیے نہ آیا۔ میں آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور روضہ رسول پر بھی حاضری دی اور مختلف علاقہ جات کی سیاحت کے بعد اپنے وطن واپس پہنچے۔[7]

افغانستان سے پاکستان ہجرت

سیف الرحمان صاحب کی ہجرت کے وقت روس اور افغانستان کی جنگ تھی اور تبلیغی جماعت تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے میں مصروف تھی جس کی وجہ سے سیف الرحمان کو سخت پریشانی لاحق ہوئی آپ نے ان سے مناظرہ ومجادلہ کیا مگر کشیدگی اور بڑھتی گئی بلا آخر ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے 1977ء (1394ھ) کے اواخر میں آپ نے وہاں سے ہجرت کی اور پاکستان میں نوشہرہ تشریف لائے۔ نوشہرہ کے مضافات میں پیر سباق کا علاقہ ہے جہاں مولانا ہاشم سمنگانی کا مزار ہے اڑھائی سال آپ نے وہاں قیام کیا۔[8] جب آپ نوشہرہ سے باڑہ تشریف لائے تو اس سے پہلے آپ اپنے چھوٹے بھائی مولانا غلام الرحمن سیفی جو کہ سلطان محمد آفریدی کے ڈیرے پر امام مسجد تھے کے پاس قیام پذیر تھے۔ سلطان محمد آفریدی قوم کے سردار اور خیبر ایجنسی کے جرگہ کے سینئر ممبر ہونے کے علاوہ راسخ العقیدہ سنی اور بڑے سخی انسان تھے۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ مولانا غلام الرحمن کے برادرِ اکبر پیر سیف الرحمن صاحب

---

[7] ۔ محمد یوسف، درۃ البیان فی سیرۃ اخوندزادہ سیف الرحمن، لاہور: مکتبہ سیفیہ فقیر آباد، ۲۰۰۰ء ص ۶۳

Muhammad Yusuf, Durrat al-Bayan fi Sir Ta-e-Akhundzada Saifur-Rahman, Lahore: Maktaba Saifiya Faqirabad.2000 A.H , pg 63

[8] ۔ ایضا، ص ۶۴

Ibid, pg 64

نوشہرہ میں تشریف فرماہیں اور وہاں پر جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تو سلطان آفریدی نے ملاقات کا اظہار کیا اور جب ملاقات کے لیے گئے تو بس انہیں کے ہو کر رہ گئے۔

چند ملاقاتوں کے بعد سیف الرحمن سے باڑہ میں تشریف آوری کی درخواست کی جس کو آپ نے قبول فرمایا اور کچھ عرصہ بعد مستقل قیام کے لیے 1981ء(1401ھ) میں باڑہ منڈ یکس خیبر ایجنسی میں تشریف لے گئے۔ مخالفین کو سیف الرحمن کا فروغ دین یہاں بھی پسند نہ آیا اور آپ کی دنیا میں پھیلتی ہوئی شہرت سے ان کے دلوں میں حسد اور بغض کے شعلے بھڑکنے لگے مگر آپؒ بڑے صبر و تحمل سے مخالفین کے حملوں کا جواب دیتے رہے ۔ بالآخر 2 فروری 2006ء(1427ھ) بروز جمعرات آپ نے باڑہ کی فضا کو اللہ اور رسولؐ کی خاطر چھوڑ دیا اور ہجرت کی سنت پوری کرتے ہوئے لاہور کی طرف عازم سفر ہوئے آستانہ، مسجد، گھر مہمان خانے کئی ایکڑ زرعی زمین سب کچھ قربان کیا۔ آپ کی زیر کفالت وہاں پر کم از کم 100 خاندان پرورش پارہے تھے آپؒ کے کوچ فرمانے کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد وہ سب کچھ چھوڑ کر آپؒ کے قدموں میں لاہور حاضر ہو گئے۔

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمن کے عقائد و نظریات

حضرت اخندزادہ پیر سیف ارچی مدظلہ عقائد و نظریات کے باب میں انتہائی راسخ العقیدہ باعمل مسلمان ہیں مسلکاً حنفی ماتریدی ہیں ان کا مطالعہ بہت وسیع اور مستحضر ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ کی توحید اور حضور رسول پناہ ﷺ کی رسالت قرآن کی حقانیت و صداقت اور دیگر ضروریات دین کے صرف قائل و مداح نہیں بلکہ ان کا بہترین پرچار کرنے والے ہیں۔ ان کی تبلیغی ومساعی کے نتیجہ میں لاکھوں افراد کو عقائد و نظریات کے حوالہ سے پختگی اور یقین کا نور نصیب ہوا۔ بعض دیگر امور کے حوالے سے ذیل میں ہم حضرت صاحب کے چند عقائد و نظریات رقم کرنے جارہے ہیں جنکی مدد سے آپؒ کے مسلک و مشرب کا آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عظمت اولیاء اللہ کے بارے آپ فرمودات

آپ عظمت اولیاء کرامؒ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اے بے سمجھ انسان! بزرگوں کو خود پر قیاس کرکے برا نہ کہو اگرچہ بظاہر وہ ہماری طرح نظر آتے ہیں۔ مگر وہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر اپنے دل کا آئینہ صاف و شفاف کر چکے ہیں اور ان کا نفس ان کے تابع ہو گیا ہے۔''[9] یہ جملہ امام اعظم ابو حنیفہؓ کا فرمان عالیشان ہے۔ ''السنتان'' تثنیہ کا صیغہ ہے جسکی واحد 'السنہ'' ہے اس سے مراد دو سال ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر دو سال (جو امام جعفر صادق کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان (امام اعظم) ہلاک ہو جاتا۔ حضرت پیر صاحب اس فرمان کا ایک اور مطلب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''اس جملے میں مذکورہ لفظ ''السنتان'' کا سین مغموم ہے یعنی دو سنتیں۔ ایک سنت سے مراد طریقت اور دوسری سے مراد شریعت ہے۔ اس قول سے واضح ہوا کہ حضرت امام اعظم نے حضرت امام جعفر صادق سے شریعت و طریقت کے اسباق حاصل فرمائے۔[10]

حضرت سیدنا غوث اعظمؓ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم ہیں اور ان میں کوئی دوسری رائے نہیں حضرت غوث اعظم کو جو اللہ نے مقام عطا کیا ہے وہ کسی کے انکار سے ختم نہیں ہو سکتا ہے۔ صرف میں ہی نہیں بلکہ امام ربانی مجدد الف ثانی بھی آپ کو سیدنا اولیا تسلیم کرتے ہیں۔[11]

بارگاہ اعلیٰ حضرت میں بایں الفاظ خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت ولی کامل، عاشق رسول، بے مثال عالم اور مجاہد تھے۔ وہ امام وقت اور مرد کامل تھے اور ولایت میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہ، بے مثال محدث و مفسر اور جامع المعقول و منقول تھے۔ میں ان کی شخصیت

[9]۔ محمد ایوب، مناقب امام خراساں، ص ۲۰۔۲۳

Muhammad Ayub, Manaqib Imam Khorasan, pg 20-23

[10]۔ محبوب الرسول، انوارِ رضا، ص ۳۹۔۴۴

Mehboob , of the Messenger, Anwar-e-Reza, pg 39-44

[11]۔ ایضا ، ص ۳۶

Ibid pg 36

سے انتہائی متاثر ہوں۔ میں عقیدے اور مذہب میں ہر اعتبار سے ان کے موافق ہوں اور ان سے کوئی اختلاف نہیں بلکہ ان کے فتاویٰ رضویہ سے خوشہ چینی کرتا ہوں۔ "ہمارے اسلاف کی تاریخ گواہ ہے کہ ان بزرگان دین نے اپنے وقت کو فتنوں کا تن تنہا مقابلہ کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمایا اور لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرمائی بلکہ انہوں نے لوگوں کے دلوں پر حکومتیں کیں۔"[12] شریعت کی مثال درخت کے تنے کی طرح ہے جب کہ طریقت کی مثال شاخوں کی سی ہے۔ اگر کسی درخت کی شاخیں کاٹ دی جائیں تو اس پر پھل کیسے آئے گا طریقت اور شریعت ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں "کرامت بڑی شے نہیں قلب کا ذکر ہونا بڑی چیز ہے" [13]

فرقہ باطلہ سے بیزاری کے فرمودات

"باطل فرقوں کے ساتھ نکاح درست نہیں احتیاط کرنی چاہیے ان کے ساتھ میل جول اور اٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خسارا ہوتا ہے "عقیدہ جبریہ رکھنے والے کسی طور پر بھی مسلمان نہیں ایسے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ کرتا ہے میں ایسے لوگوں سے استفسار کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے چوری، زنا، جھوٹ اور قتل وغارت وغیرہ کرواتا ہے"۔[14] فکر آخرت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں ایک نہ ایک دن ہمیں مرنا ہے لوگ ہمیں نہلائیں گے، کفنائیں گے دفنائیں گے۔ قبر وحشر میں حساب وکتاب ہوگا۔ اللہ کے ہاں پیشی ہوگی۔ خدانخواستہ اس وقت ہمارے دامن میں شرمندگی اور رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوا تو۔ آیئے ہم سب ملکر اپنے اعمال کا محاسبہ خود کریں۔ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی عجز وانکساری کے ساتھ معافی مانگیں۔[15]

سلسلہ سیفیہ کے خاص اسباق واذکار پر ایک نظر

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں پہلے مرشد مرید کو ذکر قلبی اسم ذات (یعنی ہر وقت دل میں اللہ اللہ کہنا) تلقین فرماتا ہے اور توجہ سے اس کا قلب زندہ کرتا ہے اور تمام لطائف قلب، روح، سر، خفی اخفیٰ نفسی قالبی کا ذکر دیا جاتا ہے اس کے بعد جب نفی اثبات کا عامل ہو جائے تو پھر 36 مراقبات کی منزل سے گزارا جاتا ہے۔ قلب ذاکر کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اگر قلب جاری ہو جائے تو ہر سانس کے بدلے ایک سو نیکی ہے اور اجر ہے روح نرم اور لطیف شے ہے اور اسی نرم شے سے لطیفہ نکلا ہے۔ لطائف کی زندگی ایک حقیقت ہے اس کا تعلق خالصتاً محسوسات سے ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ لطائف کی زندگی سے مراد ذکر الٰہی کا جاری ہونا ہے جس شخص کا قلب جاری ہو جائے وہ مر بھی جائے تو زندہ ہے کیونکہ اس کا ذکر جاری ہے"۔[16]

نماز کے دوران چیخنا چلانا اگر دکھاوے کی غرض سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو نماز کو فاسد کر دیتا ہے بے اختیاری کی کیفیت اس سے استثناء ہے اس مسئلہ کی وضاحت میں پیر صاحب کہتے ہیں۔ "بے اختیار ہو کر اللہ کی محبت میں رونے اور چیخنے سے نماز نہیں ٹوٹتی قرآن سنتے ہوئے آہ وغیرہ کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، اگر درد تکلیف یا غم کی وجہ سے آواز نکالی جائے تو مکروہ ہے "مخالفین ایک بھی گواہ پیش کر دیں کہ میں نے کبھی بھی کسی بھی نماز میں چیخ وپکار کی ہو تو میں ایک

12۔ ہاشمی، کوثر تسنیم، قندیل نورانی فی مناقب امام خراسانی، گجرات: جامعہ سیفیہ رحمانیہ، ۲۰۱۶ء، ص ۲۲

Hashmi, Kausar Tasnim, Qandil Noorani fi Manaqib Imam Khorasani, Gujarat: Jamia Saifia Rahmania. 2016 A.H , pg 22

13۔ محمد عرفان، تذکرہ مشائخ سیفیہ، ص ۲۰۰

Muhammad Irfan, Tazkira Mashaikh Saifiya , pg 200

14۔ تسنیم کوثر، قندیل نورانی فی مناقب امام خراسانی، ص ۲۴

Tasnim Kausar, Qandeel Noorani fi Manaqib Imam Khorasani , pg 24

15۔ محمد ایوب، مناقب امام خراسان، ص ۳۰

Muhammad Ayub, known as the Imam of Khorasan , pg 30

16۔ ایضاً، ص ۲۹

Ibid , pg 29

لاکھ روپے جرمانہ دینے کو تیار ہوں۔"[17] قرآن کریم میں جابجا ذکر کی تلقین کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب[18] ترجمہ: دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ[19] ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کر الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ[20] ترجمہ: وہ لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور لیٹ کر سلسلہ سیفیہ میں قرآن و سنت کے مطابق ذکر کی تلقین کی جاتی ہے اور درج ذیل تمام اذکار کا مرید کو عامل بنایا جاتا ہے۔ جنکی تفصیل سلسلہ طریقت کے مطابق ہے۔

سات لطائف یہ ہیں۔ (۱) قلبی (۲) روحی (۳) سری (۴) خفی (۵) اخفی (۶) نفسی (۷) قالبی

نقشہ لطائف سبعہ، زیر قدم و مقام

نمبر شمار	نام لطیفہ	عالم	نور کا رنگ	زیر قدم	مقام
1	قلب	عالم امر	زرد	حضرت آدمؑ	بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔
2	روح	ایضا	سرخ	حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ	دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر
3	سر	ایضا	سفید	حضرت موسیٰؑ	بائیں سینے پر، پستان کے اوپر ایک یا دو انگلی دور
4	خفی	عالم خلق	سیاہ	حضرت عیسیٰؑ	دائیں پستان کے اوپر دو انگشت کے فاصلے پر
5	اخفیٰ	ایضا	سبز	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	وسط سینہ سر اور خفی کے درمیان
6	نفسی	ایضا	خاکی مائل		پیشانی کے اوپر بالوں جڑ سے
7	قالبی	ایضا	آتش نما		وسط دماغ[21]

---

[17]۔ محمد ایوب ، مناقب امام خراساں، ص ۳۰

Muhammad Ayub, known as the Imam of Khorasan , pg 30

[18]۔ القرآن ۲۸

Al-Quran 13 : 28

[19] القرآن ۷:۲۰۵

Al-Quran 7 : 205

[20] القرآن ۳:۱۹۱

Al-Quran 3 : 191

[21]۔ محمد ڈوگر، فضائل اذکار نقشبندیہ، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان، ۲۰۰۸، ص ۱۸

Muhammad Dogar, The virtues of Naqshbandiyya azkar, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya Ravi Rayan,2008 A.H, pg 18

لطائف کی مختصر تشریح اور تائید

1. لطیفہ قلب

اللہ کے سوا ہر شے کو دل سے محو کر دینا اور رب کی یاد میں گم ہو جانا اس لطیفے کا اثر ہے۔ اس کی بیداری انسان کو غفلت اور نفسانی خواہشات سے محفوظ رکھتی ہے۔

2. لطیفہ روح

یہاں اللہ کے نام کی روشنی اور جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس لطیفے کی حرکت سے غصہ کم ہوتا ہے اور دل کو سکون ملتا ہے۔

3. لطیفہ سر

اس مقام پر اللہ کی شان اور صفات جھلکتی ہیں۔ یہاں روحانی بصیرت ملتی ہے، دنیا کی حرص کم ہو جاتی ہے اور دین کے کاموں میں فیاضی اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔

4. لطیفہ خفی

یہ باطنی صفات کو جلا بخشتا ہے۔ اس لطیفے کی تاثیر سے حسد، کینہ اور بخل جیسی بری عادتیں دور ہو جاتی ہیں۔

5. لطیفہ اخفیٰ

یہ نور اور ایک خاص قربانی کا مقام ہے۔ یہاں ذکر آسانی سے جاری رہتا ہے اور تکبر و خود پسندی ختم ہو جاتی ہے، دل میں اطمینان آ جاتا ہے۔

6. لطیفہ نفسی

اس سے دل میں انکساری اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ نفس کے تقاضے کمزور ہو جاتے ہیں اور ذکر میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

7. لطیفہ قالبی

یہ لطیفہ پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن اپنی کامل تاثیر اس وقت دکھاتا ہے جب انسان دنیاوی رکاوٹوں اور برے اوصاف سے آزاد ہو جائے۔

طریقہ نفی اثبات

سانس روکے رکھیں، کلمہ "لا" سے آغاز کریں اور لطائف کے مراکز پر توجہ دیتے ہوئے "لا الہ" کو دل پر شدت سے وارد کریں۔ جب سانس چھوڑیں تو "محمد رسول اللہ" تصور میں لائیں اور یہ دعا دل میں پڑھیں:

الٰہی! تو ہی میرا مقصود، تیری رضا میری طلب، اپنی محبت اور اپنی معرفت عطا فرما۔

ذہن میں ساتھ رکھیں

1. لا معبود الا اللہ عبادت کے لائق صرف اللہ

2. لا مقصود الا اللہ مقصد صرف اللہ کی رضا ہے

اس کی تاثیر تمام بدن میں ظاہر ہوتی ہے مگر رذائل بشریہ اور علائق دینویہ سے مکمل رہائی پا لینے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔[22]

طریقہ نفی اثبات سب سے پہلے سانس روکیں، پھر کلمہ "لا" ناف سے شروع کریں، قالبی لطیفے تک لائیں اور "اللہ" کو دائیں کندھے تک پہنچائیں۔ "لا الہ" کی ضرب زور سے دل پر لگائیں تاکہ اس کی تاثیر سارے لطائف میں اُتر جائے۔ تسبیح یا انگلیوں پر گنتی کریں، اور جب سانس مزید نہ روکا جا سکے تو سانس چھوڑتے وقت "محمد رسول اللہ ﷺ" کا تصور کریں اور یہ دعا دل میں پڑھیں:

الٰہی! تو ہی میرا مقصد اور تیری رضا میری طلب ہے، اپنی محبت اور معرفت عطا فرما۔

---

[22]۔ محمد عابد حسین، سیفی، معمولات سیفیہ، لاہور: مکتبہ جامعہ جیلانیہ، ۲۰۰۴، ص ۸

Muhammad Abid Hussain, Saifi, The Rules of Saifiyyah, Lahore: Maktaba Jamia Jilani, 2004 A.H , pg 8

اس کے ساتھ ساتھ ،اِن میں سے کسی ایک جملے کو ذہن میں رکھیں :

1.لا معبودالااللہ

2.لا مقصودالااللہ

3.لا مطلوب الااللہ

4.لا موجودالااللہ [23]

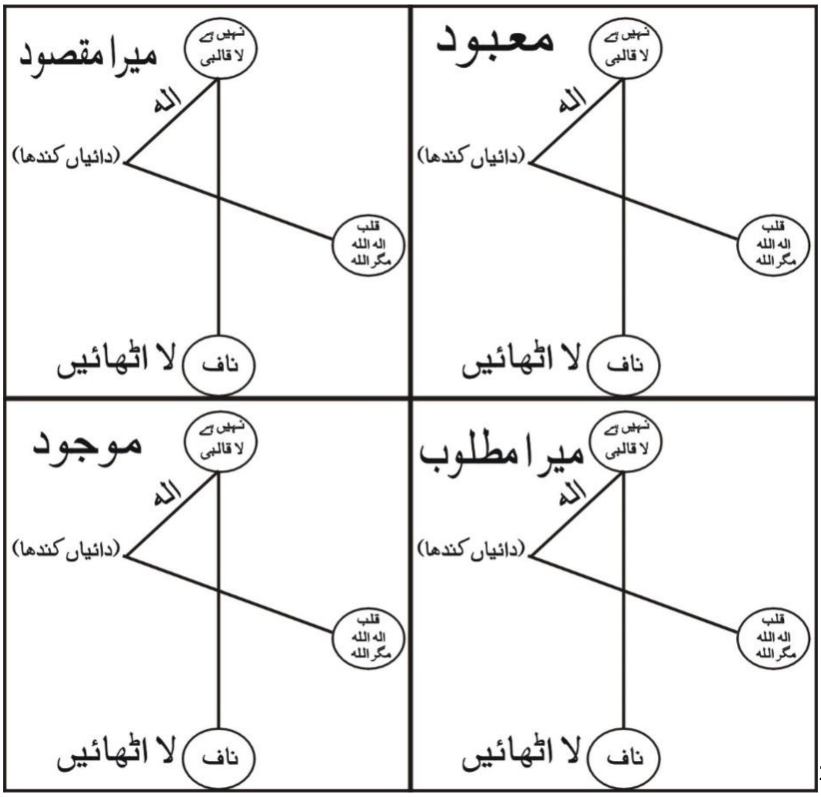

[24]

ابتدائی طور پر "لا معبودالااللہ" اور "لا مقصودالااللہ" کاذکر زیادہ کریں تاکہ سوچ وحدت الوجود کی طرف نہ مائل ہو۔

صوفیا کرام کے خاص مراقبات

مراقبہ سے مراداللہ کے فضل کاانتظار کرنا ہے۔سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے، قبلہ رخ بیٹھ کر، آنکھیں بند کرکے،دل یا کسی لطیفہ پر توجہ مرکوز کریں اور اللہ کی طرف سے روحانی اثر کا انتظار کریں۔نیچے چند اہم مراقبات کی نیتیں درج ہیں،اگرچہ مراقبات کی اقسام زیادہ ہیں۔

1۔نیت مراقبہ وقوف قلب:

بے مثال ذات حق تعالیٰ کی جانب سے پیران کبار رحمتہ للہ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلبی پر فیض آرہاہے۔ [25]

---

23 ۔ظفر عباس، مخزن طریقت،لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان،۲۰۰۸،ص ۱۹۷

Zafar Abbas, Makhzan Tariqat, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya Ravi Rayan, 2008, pg 197

24۔ محمد ڈوگر، فضائل واذکار نقشبندیہ، ص ۱۲

Muhammad Dogar, Virtues and Remembrances of Naqshbandiyya, pg 12

25۔احمد علی شاہ، جواہر سیفیہ، کراچی: جامعہ امام ربانی، ۲۰۱۲، ص ۱۵۷

Ahmed Ali Shah, Jawahar Saifiya, Karachi: Imam Rabbani University, 2012, pg 157

2۔نیت مراقبہ وقوف روح:

بے مثل ذات حق تعالیٰ کی جانب سے بوسیلہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفہ روحی پر فیض آرہاہے۔

3۔نیت مراقبہ وقوف سر

بے مثل ذات حق تعالیٰ کی جانب سے بوسیلہ مشائخ عظام میرے لطیفہ سری پر فیض آرہاہے۔

4۔نیت مراقبہ وقوف خفی:

بے مثل حق تعالیٰ کی ذات سے میرے لطیفہ خفی پر فیض آرہاہے بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

5۔نیت مراقبہ وقوف مجموعہ لطائف عالم امر وعالم خلق

ترجمہ:۔میرے عالم امر وخلق کے دسوں لطائف پر بے مثل اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہاہے۔بواسطہ پیران کبارؒ۔[26]

سلسلہ چشتیہ سیفیہ ہاشمیہ کے اسباق

پہلا سبق: ھو

''ھو'' کا ذکر روح سے شروع کریں، پھر دل، سر، اخفیٰ اور خفیٰ میں لے جائیں اور پھر وہیں سے دوبارہ روح تک لائیں، جیسے یہ دائرہ بنارہاہو۔سوچیں جیسے ایک تیز تلوار آپ کے دل سے سب فالتو خیالات نکال رہی ہے۔جب دل میں یہ مضبوطی آجائے تو ہلکے سے زبان سے بھی پڑھنا شروع کریں اور تصور کریں ایک اونچا مینار ہے، جس پر آپ سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں۔جتنی بار چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

دوسرا سبق: اللہ ھو

''اللہ'' کا خیال دل میں اور ''ھو'' کا روح میں رکھتے ہوئے ساتھ ہی زبان سے بھی ذکر کریں۔تصور وہی مینار والا رکھیں اور اس راہ پر آگے بڑھتے جائیں۔
''اللہ'' اور ''ھو'' الگ الگ اور صاف ادا کریں، اور ذکر کی ویسے بھی کوئی گنتی مقرر نہیں۔

تیسرا سبق: ھو اللہ

''ھو'' کا تصور روح میں اور ''اللہ'' کا دل میں رکھیں، ساتھ ساتھ زبان سے بھی ذکر کریں۔سیدھے اور اوپر کی طرف اپنی روحانی ترقی کا تصور کرتے جائیں، جیسے سیدھی سیڑھیاں کسی مینار تک جارہی ہوں۔ذکر کی گنتی لازم نہیں، بس اللہ کے صفاتی کمالات دل میں رکھیں۔

چوتھا سبق:

انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ھو

''انت الہادی انت'' دل میں، ''الحق'' اخفیٰ پر، پھر ''لیس الہادی'' کو اخفیٰ سے دوبارہ شروع کرکے ''الا'' کو دل میں اور ''ھو'' کو روح پر سوچیں، ساتھ زبان سے بھی پڑھیں۔کچھ شرط نہیں کہ کتنی بار پڑھنا ہے۔

پہلے تین سبق ترقی کے لیے تھے، یہ چوتھا درس واپسی اور رہنمائی کے لیے ہے۔چشتیہ کے مراقبوں کے لئے نقشبندیہ کے مراقبات کافی ہیں۔

---

26 ۔جبریل امین، سیفی، تفصیل الاذکار فی طرق الکبار، ص ۵۵
Jibril Amin, Saifi, Tafseel al-Azkar fi Tarq al-Kabaar, pg 55

سلسلہ قادریہ سیفیہ کے اسباق

1.استغفار دعا

روزانہ فجر سے پہلے یا تہجد کے بعد 313 بار یہ دعا پڑھیں:

"استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھوالحی القیوم اتوب الیہ"

یہ وقت سب سے افضل سمجھا جاتا ہے اور دل کی صفائی کے لئے بہت مفید ہے۔

2.پہلا سبق: نفی اثبات

لاالہ الااللہ اس طرح پڑھیں: "لا" دائیں طرف، "ال" سامنے، "ہ" بائیں طرف، اور "الااللہ" کو دل پر محسوس کریں۔

ہزار بار اس ترتیب سے پڑھیں اور ہر سو بار کے بعد "محمد رسول اللہ ﷺ" کہیں۔

ذہن میں ایک خیال رکھیں جیسے "میرے سوا کوئی معبود نہیں" یا "میری چاہت صرف اللہ ہے" وغیرہ۔

3.دوسرا سبق: الااللہ

پہلے سبق جیسا ہی ہے، بس "الااللہ" کو دل میں دہراتے رہیں۔

ہر 100 بار کے بعد پھر "محمد رسول اللہ ﷺ" کہیں۔

یہ بھی ہزار بار کرنا ہے۔

4.تیسرا سبق: اللہ

اللہ کا ذکر دل میں کریں، پہلے "اللہ جل جلالہ" پھر "اللہ اللہ" سو بار، اور ہر سو کے بعد پھر "جل جلالہ" کہیں۔

یہ بھی ہزار بار کریں، دل اور زبان دونوں سے۔

سلسلہ سہروردیہ سیفیہ کے اسباق

سہروردیہ سیفیہ کے سارے اسباق اور طریقہ کار وہی ہیں جو قادریہ سیفیہ میں ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں مراقبہ کم از کم بیس منٹ تک کیا جاتا ہے، جبکہ قادریہ میں صرف پانچ منٹ کافی ہے۔

1.اسباق مکمل کرنے کے بعد خوشبو لگا کر، سکون سے آنکھیں بند کر کے بیٹھیں۔

2.دل میں مدینہ کا تصور رکھیں اور محبت کے ساتھ ذکر شروع کریں۔

3.سوچیں کہ سارے انبیاء، اللہ کے نیک بندے اور فرشتے ساتھ ہیں۔

4.اپنے ذکر کا ثواب سب کو پیش کریں اور سب کے ہمراہ مدینہ شریف حاضر ہوں۔

سلسلہ سیفیہ کی مشہور کتب کا تعارف:

سلسلہ سے تعلق رکھنے والے مختلف مصنفین نے تقریبا 479 کتب مختلف موضوعات پر لکھی ہیں جن میں سے چند کتب کا اختصار کے ساتھ تعارف پیس کیا جارہا۔

درمنیر فی تعدد پیر

علامہ محمد عبدالستار احمد سیفی اس کتاب کے مصنف ہیں جنہوں نے نہایت جامع اور مدلل طریقہ سے اپنی بات کو واضح کیا ہے علامہ صاحب کی اس کتاب کی اس سلسلہ سیفیہ کے علاوہ تصوف میں دلچسپی رکھنے والے تمام افراد کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کہ تصوف کا مقصد اللہ اور اسکے رسول کی قربت اور محبت کا حصول ہے نہ کہ مقصد پیر کی ذات اور پیر پرستی سے روکنے کے لیے خوبصورت امثال بیان کی ہیں پیر کو ایک وسیلہ قربِ خداوندی بیان کیا ہے۔[27]

[27]۔ عبدالستار، درمنیر فی تعدد پیر، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ، ۱۹۹۹ء، ص ۱۷

فرضیت علم باطن اور لطائف کے بارے میں علمی تحقیق

زیرِ مطالعہ کتاب پروفیسر میاں مشتاق عابدی سیفی کی ہے جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے۔ فرضیت علم باطن کے متعلق ہے اس میں مصنف نے انتہائی خوبصورت انداز میں علم باطن کی فرضیت پر زور دیا ہے۔ علم باطن کا حصول فرض عین ہے اور اسکی طلب بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور اسکی عدم طلب حرام اور موجب فسق ہے اور اسکا انکار کفر بواح ہے۔ کیونکہ امام مالکؒ فرماتے ہیں۔ جس کسی نے علم ظاہری تو حاصل کیا علم تصوف حاصل نہ کیا تو یقیناً فاسق ہو گیا۔[28]

فکرُ الصوفی و معرفۃ الرحمن

زیر مطالعہ کتاب علامہ فاروق احمد محمدی سیفی کی ہے۔ اس مقالہ بنام فکر الصوفی و معرفۃ الرحمن میں تصوف اور صاحبان تصوف کا تذکرہ ہے علامہ فاروق احمد محمدی سیفی اس موضوع کو اختیار کرنے کی وجہ اور اسباب اپنی ذات اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی بتاتا ہے اور لکھتا ہے۔ تصوف کی کوئی بات بھی قرآن وسنت سے انحراف نہیں کرتی اور اگر کوئی بات ایسی نظر آتی ہے تو وہ تصوف کا حصہ نہیں۔[29]

وجد پر علمی دلائل

اس کے مصنف شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفیؒ اپنی کتاب وجد پر علمی دلائل میں لکھتے ہیں کہ وجد سے مراد کسی خاص کیفیت کا ورود ہے جس سے جسم میں اضطراب و حرکت پیدا ہو جائے اور وہ کنٹرول سے باہر ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں انسان کبھی دائیں بائیں آگے پیچھے گرے یا بیہوش ہو جائے ایسی حرکات کو وجد کہا جاتا ہے۔ اس کا محمود و مستحسن ہونا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔[30]

تسکین السالکین تبرکات الصالحین

زیر مطالعہ سید احمد علی شاہ سیفی کی ہے اس کتاب میں اس فتنہ کا رد بلیغ پیش کیا گیا ہے جو چیزوں سے برکات حاصل کرنے کو بدعت و شرک کہتے ہیں ۔ دلائل سے آثار انبیاء، اولیا سے برکت حاصل کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔ مصنف نے برکت کے لفظی معنی کس شے سے برکت حاصل کرنا بیان کئے ہیں اور امام راغب اصفہانی کی تعریف برکت میں لکھتے ہیں کہ "کسی شے کے اندر خیر الٰہی کا پایا جانا برکت ہے۔"[31]

معمولات سیفیہ

پیر ابو سالم نے کتاب لکھی جس میں سلاسل اربعہ کے تمام اسباق و اذکار کا مرحلہ وار طریقہ بتایا گیا ہے اس قسم کی دو کتب موجود ہیں ایک میں تفصیل کے ساتھ اذکار اور ان کا طریقہ کے علاوہ وجد پر بحث کی گئی ہے۔

Abdul Sattar, Darmunir Fe Tejad Peer, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya, 1999 A.H , pg 17

[28]۔ مشتاق احمد، فرضیت علم باطن، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ، ۲۰۰۸ء، ص ۱۳

Mushtaq Ahmed, The Presupposition of the Inner Knowledge, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya.2008 A.H , pg 13

[29]۔ فاروق احمد، فکر الصوفی و معرفۃ الرحمن، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ، ۲۰۱۷ء، ص ۱۵

Farooq Ahmed, Fikr-ul-Sufi and Ma'rifat-ul-Rahman, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya. 2017 A.H , pg 15

[30]۔ غلام فرید، وجد پر علمی دلائل، لاہور: مکتبہ محمدیہ سیفیہ، ۲۰۰۱ء، ص ۳

Ghulam Farid, Scientific Arguments on Consciousness, Lahore: Maktaba Muhammadiya Saifiya.2001 A.H , pg 3

[31]۔ احمد علی شاہ، تسکین السالکین و تبرکات الصالحین، کراچی: جامعہ امام ربانی، ۲۰۱۱ء، ص ۳

Ahmad Ali Shah, Taskeen-ul-Salikin and Tabarakat-ul-Salihin, Karachi: Jamia Imam Rabbani , 2011 A.H , pg 3

"مخزنِ طریقت"

محمد ظفر عباس سیفی صاحب نے کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے

جس میں بیعت نسبت کی ضرورت واہمیت کامل مرشد کی پہچان مرشد کی ضرورت واہمیت تصور شیخ، محبت شیخ، آداب شیخ وغیرہ جیسے نازک مسائل کے بارے میں بہت عمدہ انداز اور لطیف پیرائے میں تشریح کی گئی ہے۔

آئینہ معرفت

مولانا عبدالرؤف نقشبندی سیفی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں تصوف کی تعریف بیعت، لطائف عشرہ ان کے مقامات اور مراقبات کے بارے قرآن وحدیث کے ذریعے سے وضاحت کی ہے۔

شہنشاہِ خراسان

علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی کے نام سے جو کتاب لکھی ہے اس میں حضرت سیف الرحمان صاحب کے ملفوظات وارشادات عالیہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور ان کے ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا ہے۔

فیضان زہبری

ڈاکٹر کن لیبز یونے کتاب لکھی وہ حیات مبارکہ پیر سیف الرحمان کے بارے میں ہے۔

تذکرہ مشائخ سیفیہ

حافظ محمد عرفان قادری نے کتاب لکھی ہے اس میں بھی تقریب 33 مشائخ نقشبندیہ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت سیف الرحمان کے زندگی کے تمام معاملات کو قلمبند کیا گیا ہے۔

ناخوندزادہ سیف الرحمن کا پیغام علمائے مشائخ اور عوام اہلسنت کے نام"

صوفی مرتضیٰ سیفی نے حضرت سیف الرحمن کے بارے میں لکھے گئے گستاخانہ پمفلٹ کورد کیا گیا ہے اور اس کے بعد حضرت صاحب کی عالمانہ زہدانہ اور عابدانہ زندگی کا تذکرہ کیا ہے۔

تحقیق کے مقاصد

تحقیق کے مقاصد کو نئے انداز میں یوں پیش کیا جا سکتا ہے

1. یہ جانچنا کہ سلسلہ سیفیہ کے بڑھتے رجحانات معاشرتی اصلاح میں کس حد تک معاون ہیں۔
2. قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے مدارس اپنی ذمہ داریاں کس طرح نبھار ہے ہیں۔
3. دیکھنا کہ خانقاہی نظام سنت اور شریعت کے اصولوں پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔
4. فارغ التحصیل طلباء اور منسلک افراد کی معاشرتی کردار اور مثبت رویوں کا جائزہ لینا۔
5. یہ پرکھنا کہ موجودہ نظام عبادت اور تربیت شریعت وسنت کے مطابق ہے یا نہیں۔
6. سلسلہ سیفیہ کے معاشرتی اثرات مثبت ہیں یا منفی۔
7. سلسلہ سیفیہ کی معروف کتب کا تحقیقی تجزیہ کرنا۔

نتائج

1. تصوف کی جڑیں حضور اکرم ﷺ کے دور سے ہیں اور آج مختلف سلاسل میں جاری ہیں۔
2. سلسلہ سیفیہ، سیف الرحمن کے نام سے منسوب، سلاسل اربعہ کی خلافت لیے ہوئے ہے۔
3. سیف الرحمن افغانستان سے لاہور آئے، ان کے خلیفہ اور مرید دنیا بھر میں موجود ہیں۔

4.ذکر خفی اور چاروں سلاسل کے اسباق پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

5. تعلیم و تبلیغ کے مراکز دنیا بھر میں قائم ہیں اور معاشرتی اصلاح میں کردار ادا کر رہے ہیں۔

6.مختلف ممالک میں اس سلسلے کے ذریعے ہزاروں افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔

7.خواتین بھی تبلیغ اور اصلاحِ معاشرہ میں بھرپور حصہ لے رہی ہیں۔

8.مذہبی و دینی خدمات معاشرتی بہتری کا سبب بن رہی ہیں۔

سفارشات

1.صرف سنجیدہ، مستقل افراد کو بیعت میں قبول کیا جائے۔

2.خلافت اُن کو دی جائے جو معاشرتی اصلاح میں حصہ لیں اور ضروری دینی تعلیم حاصل کریں۔

3. محفل میں وجد و حال کو کنٹرول کرنے اور نظم برقرار رکھنے کی ہدایت دی جائے۔

4.ذکر میں بلند آواز اور غیر مناسب حرکات سے بچا جائے، پردے کا خیال رکھا جائے۔

5.غیر مجاز خلافت اور بیعت کی صورت میں علاقے کے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)